سوال

دوسری جماعت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میرے نماز سے متعلق چند سوالات ہیں۔

١۔جب مسجد میں جماعت ہوجائے تو کیا بعد میں (کسی وجہ سے لیٹ ہوجانے کی وجہ سے) جا کر جماعت کروائی جا سکتی ہے؟

٢۔میں امارات میں مقیم ہوں۔یہاں پہلی دفعہ ایسا ہوتے دیکھا ہے کہ جماعت نکل جانے کے بعد کوئی فرد آتا ہے اور اکیلا ہی اقامت کہہ کر کھڑا ہو جاتا ہے، بعض اوقات کوئی اور آنے والا اس کے ساتھ نماز میں شامل ہوجاتا ہے اور کبھی وہ اکیلا ہی اپنی نماز ختم کرتا ہے۔اس کا کیا حکم ہے؟

٣۔سوال نمبر دو میں جس فرد کے متعلق پوچھا ہے کیا وہ فرد اگر جہری نماز میں ہے تو کیا وہ اکیلا ہی اونچی آواز میں فاتحہ و سورہ پڑھے گا یا آہستہ ہی؟

٤۔کیا کوئی ایسا شخص جماعت کروا سکتا ہے کہ جس کے پاؤں کا مسئلہ ہو اور وہ اس سے ذرا سا معذور ہو (کسی حادثہ کی وجہ سے) وہ اس پاؤں سے چلتا بھی ہو اور لیکن ایسے ہو کہ جیسے ٹانگ چھوٹی ہے۔جماعت وہ کھڑے ہو کر اچھے انداز سے ہی کروائے۔جبکہ اس کے ساتھ دوسرے لوگوں کی نسبت اس کی قراءت بھی اچھی ہو اور علم دین بھی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں:

1۔ایک جماعت کے بعد دوسری، تیسری جماعت بھی کروائی جا سکتی ہے۔لیکن اس کو عادت نہیں بنانا چاہئے اور پہلی جماعت میں نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔دوسری جماعت کی دلیل ترمذی شریف کی یہ حدیث مبارکہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نماز پڑھا چکے تھے کہ اس شخص مسجد میں داخل ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «أیکم یتجر علیٰ ہذا؟» کہ ''تم میں سے کون اس کے ساتھ تجارت کرے گا؟'' بعض روایات میں ہے: «من یتصدق علیٰ ہذا فیصلی معہ» کہ ''کون اس کے ساتھ نماز پڑھ کر اس پر صدقہ کرے گا؟'' تو ایک صحابی کھڑے ہوئے اور اس کے ساتھ نماز پڑھی۔(ترمذی:220)

2۔اکیلے جماعت بھی کروائی جا سکتی ہے، اس وقت پیچھے فرشتے صفیں بنا لیتے ہیں۔

3۔ اگر جہری نماز ہوگی تو وہ جہری قراءت ہی کرے گا۔

4۔ معذور اگر زیادہ علم والا ہے تو وہی جماعت کروانے کا حقدار ہے۔ معذوری جماعت کروانے کے لئے کوئی شرعی مانع نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ